مرض، علاج اور شفا سے متعلق سائنسی واسلامی تحقیق

مقالہ نگار: مولانا نورخالق شاہ

جامعہ المرکز الاسلامی

زیرِ نگرانی: مولانا مفتی ابوالحسن عظمت اللہ بنوی

دارالافتاء جامعہ المرکز الاسلامی

انسان کا مرض میں مبتلا ہونے کا ایک تجزیہ:

(۱) مرضِ انبیاء:

انبیاء کرام بھی بیمار ہوجاتے تھے۔ دوسروں کی نسبت اُن کی بیماری شدید بھی ہوتی تھی۔ لیکن اس سے اُن کے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اور اُن کے حق میں ایک ازمائش بھی ہوتی ہے۔ جبکہ امام بخاریؒ نے اُن کے لئے یہ باب قائم کیا ہے۔

"اشدالناس بلاء الانبیاء ثم الاول فالاول".

ترجمہ: " تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مصائب انبیاء علیہم السلام پر آتی ہے۔ پھر دوسرے لوگوں پر ان کے درجات کے حساب سے"۔ لوگوں میں سخت ازمائش انبیاء کی ہوتی ہے۔ پھر رتبہ کے مطابق درجہ بدرجہ سب پر ہوتی ہے۔ حارث بن سوید عبداللہ سے روایت ہے۔ کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کو تیز بخار تھا۔ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ کو بہت تیز بخار ہے آپ نے فرمایا! ہاں مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہے۔ میں نے عرض کیا کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ کو دوہرا اجر ملے۔

آپؐ نے فرمایا! کہ یہی بات ہے۔ جس مسلمان کو کانٹا چبھے تو اس سے زیادہ کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کے گناہوں کو دور کردیتا ہے۔ جس طرح درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا انبیاء کو بھی مرض لاحق ہوجاتے تھے اور ان کے درجات بلند ہوجاتے تھے اور ان کے حق میں آزمائش بھی ہوتا تھا۔ مثلاً حضورِ پاک کا بیمار ہوجانا، حضورِ پاک خود بیمار ہوا تھا اور بیماری ہی سے فوت ہوچکا ہے۔ جس بیماری سے آپ کا وفات واقع ہوا ہے اس بیماری کو مرض الوفاۃ یا مرض الموت کہتے ہیں۔ آپ کی بیماری دردِ سر سے شروع ہوئی تھی اور بعد میں سخت تیز بخار ہونے لگی اور یہاں تک کہ حضورِ پاک کے جسم پر پانی ڈالنا پڑا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے کسی آدمی کو آنحضرتؐ سے زیادہ درد میں مبتلا نہیں دیکھا ہے۔ اسی طرح ایوب علیہ السلام کی بیماری بھی زیادہ مشہور ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے جو حضرت ایوب علیہ السلام کی دُعا ہے۔

"انی مسنی الضروانت ارحم الرحمین".

چونکہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں لہٰذا تکلیف، مصیبت اور بیماری سے اُن کے درجات بلند ہونے کا سبب بنتے ہیں اور اُن کے لئے ایک آزمائش بھی ہوتا ہے۔

(۲) عامۃ المسلمین کا بیمار ہونا:

عام مسلمانوں کی بیماری یا مرض ان کے بخشش کا باعث ہوتا ہے۔

موطاء امام مالک میں ہے۔ کہ "**باب ماجاء فی اجرا لمریض**"۔

بیماری کے ثواب کے بیان میں عطاء بن یاسر سے روایت ہے۔ فرمایا جب بندہ بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ کہ دیکھتے رہو کہ وہ کیا کہتا ہے۔ اُن لوگوں سے جو اُس کی بیمار پرسی کو آتے ہیں اگر وہ اُن کے سامنے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ستائش کرتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اللہ کے پاس چلے جاتے ہیں تو اللہ جل جلالہٗ باوجود علم کے پوچھتا ہے بعد اس کے فرماتا ہے اگر میں بندے کو اپنے پاس بلالوں تو اس کو جنت میں داخل کرونگا۔ اور جو شفاء دونگا تو پہلے کی نسبت زیادہ اُس کو گوشت و خون عنایت کرونگا۔ اور اس کے گناہوں کو معاف کرونگا۔

حضرت اُم المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے: کہ فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ مومن کو کوئی رانج یا مصیبت لاحق نہیں ہوتی مگر یہ کہ اس کے گناہ (صغیرہ) معاف کیے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کانٹا بھی چوبے تو اُن کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

حضرت ابوھریرۃؓ سے روایت ہے کہ جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بہتری کرنا چاہتا ہے تو اس پر مصیبتیں ڈالتا ہے۔

یحیٰ بن سعید سے روایت ہے۔ کہ ایک شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مرگیا تو ایک شخص بولا واہ کیا اچھی موت ہوئی۔ نہ کوئی بیماری ہوئی نہ کچھ اور آپؐ نے فرمایا بھلا یہ کیا کہتا ہے تجھے کیا معلوم ہے کہ اگر اللہ جل جلالہٗ اُن کو کسی بیماری میں مبتلا کرتا تو اُس کے گناہوں کو معاف کر دیتا۔ (**موطا امام مالک**)۔

سوال: کیا بیماریاں انسان کی گناہوں کی سزا ہوتی ہے یا بعض بیماریاں گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے؟۔

امام بخاری نے کتاب المرضیٰ میں ترجمۃ الباب رکھا ہے۔

"**باب ماجاء فی کفارۃ المریض وقول للہ تعالیٰ من یعمل سوءً یجزبہ**"۔

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے) کہ جو شخص برائی کرے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔ امام بخاری کے اس ترجمۃ الباب کا یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جو شخص برائی کرے۔ اس کی سزا دنیا میں بسا اوقات بیماری کی صورت میں ظاہر ہوسکتی ہے۔

عدل وانصاف صرف حشر پہ موقوف نہیں
زندگی خود ہی گناہوں کی سزا دیتی ہے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جو مصیبت بھی مسلمان کو پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے گناہوں

کومٹادیتا ہے۔ یہاں تک کہ کانٹا بھی جو کہ اس کے جسم میں چبھتا ہے۔ تو اللہ اس کے ذریعہ سے اس کے گناہوں کومٹادیتا ہے۔

وہ بیماریاں جوعموماً فطرت سے بغاوت کے نتیجے میں ہوتے ہیں:

ان بیماریوں میں جنسی امراض جوانسان کی بداعمالیوں اور بداعتدالیوں ہی کی وجہ سے وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ مثلاً زنا، لطاوت اور حرام جگہ میں شہوت پورا کرنے سے وغیرہ۔

جن پر فطرت ایسا انتقام لیتی ہے۔ کہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں ایسی بیماریاں بہت ہیں لیکن یہاں صرف دو بیماریوں پر اکتفا کی جاتی ہے۔(ا) سوزاک، (۲) ایڈز۔

(ا) سوزاک:

سوزاک عام چھوت کی بیماری ہے۔ یہ بیماری ایک جراثیم "Bacteria" کے ذریعے پھیلتی ہے۔ جو جنسی ملاپ کے دوران ایک دوسرے کے جسم میں داخل ہوجاتا ہے۔

اسباب: (ا) فاحشہ عورت سے جنسی ملاپ کے ذریعے۔ (۲) حیض کے دوران صحبت کرنے سے۔ (۳) گندگی جگہ پیشاب کرنے سے۔

بالا اسباب پر غور کرنے سے یہ نتیجہ اخذ ہوسکتا ہے کہ یہ بیماریاں ہماری بداعمالیاں اور غیر فطری طریقے سے پھیل جاتی ہے۔

(الف) زنا کو اسلام نے سنگین جرم قرار دیا ہے۔ اور فرمایا: "**ولا تقربوا الزنا**"۔ (زنا کے قریب بھی مت جاؤ)۔

(ب) حیض کے دوران صحبت کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"**ویسئلونک عن المحیض کل ھو اذیً فا عتزلوا النساء ولا تقربوھن حتی یطھرن الخ**".

حیض کے بارے میں تم سے پوچھا جاتا ہے۔ تم کہو کہ یہ گندگی ہے۔ اور اُس کے قریب نہ جاؤ جہاں تک کہ وہ پاک ہوجائے۔

(ج) گندگی جگہ میں پیشاب کرنے کے بارے میں حدیث شریف کا مفہوم ہے۔ "**جاء نبی ﷺ الیٰ سیاطة قوم فبال قائماً**".

(کہ حضورِ پاکؐ ایک قوم کے گندگی کے ڈھیران کے پاس آیا تو وہاں (گندگی کی وجہ سے) کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔ حالانکہ پیشاب کے لئے اسلام کے اصول یہ ہے کہ بیٹھ کر پیشاب کی جائے لیکن حضور پاکؐ نے گندگی سے بچانے کے لئے یہ طریقہ اپنایا۔ تاکہ گندگی نہ لگے۔

(۲) ایڈز:

ایڈز کے بارے میں اسلام کی پیشن گوئی:

اسلام نے چودہ سو سال قبل اس متعدی مرض ایڈز کا الارم "llarm" دیا لیکن مغرب نے جس طرح دوسرے اخلاقیات کو پسِ پشت ڈال کر مادیت پرستی اور آزادی میں ڈوبے رہے۔ اسی طرح جنسی آزادی میں بھی وہ حد سے تجاوز کر گئے۔ جس کے سبب سے وہ اس اعظیم

مصیبت میں گرفتار ہوئے۔اور اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق آج خود ہی یہ مصائب ان پر آشکار ہو رہے ہیں۔جس میں ان کو کہا گیا ہے کہ "سنریهم آیا تنا فی الافاق وفی انفسهم حتیٰ یتبین لهم انه الحق"۔

ترجمہ:۔ہم اُن کو عنقریب اطراف (عالم) میں نشانیاں دکھائینگے۔اور خود اُن کے جانوں میں حتیٰ کے اُن پر ثابت ہو جائے گا۔کہ قرآن خدا کی سچی کتاب ہے۔(حم سجدہ)۔

کتب طب اور کتب فقہ میں اس مرض کے بارے میں پہلے سے آگاہ کیا گیا ہے۔کہ خلافِ فطرت فعل اور حالتِ حیض ونفاس میں شریعت نے جو جماع کرنے سے منع کیا ہے۔اُس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ اس سے فاعل اور مفعول کو خطرناک بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

امام ابن ماجہ نے روایتِ بریدہؓ اور حدیث ابن عمرؓ نقل کیا ہے۔کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں آئے پھر فرمایا! اے مہاجر گروہ پانچ خصلتیں ہیں (جن میں لواطت اور زنا شامل ہے) میں تمہارے لئے ان میں ملوث ہونے سے پہلے پناہ مانگتا ہوں۔

(آخر میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسا طاعون اور قسم قسم کی بیماری و بھوک و عذاب آئے گا جو پہلے کسی پر نہ آیا ہو)۔(ایڈز اور جنسی امراض تحریر مولانا سید نصیب علی شاہ مرحوم)۔

علاج کی افادیت اور اہمیت:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" ومن احیاها فکانما أحیاء الناس جمیعاً "۔

ترجمہ: جس نے ایک نفس کو زندہ کیا گویا کہ اُس نے سارے لوگوں کو زندہ کیا۔

شہد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" فیها شفاء للناس "۔

اس میں لوگوں کے لئے شفا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ دوا سے علاج کرنا جائز ہے۔بلکہ بسا اوقات علاج کرنا واجب ہو جاتا ہے۔(کمافی کتب الفقہ)۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ لکل داءٍ دواء (اوپر گزر چکی ہے) اس حدیث پر امام نوواوی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے۔یہی رائے ہمارے اکابر یعنی شوافع کا ہے۔

اور دوسرے ائمہ سلف و حلف کا یہی مسلک ہے۔(شرح مسلم امام نوودی) اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علاج صرف جائز ہی نہیں بلکہ مستحب اور پسندیدہ بھی ہے۔لیکن اگر بیماری کی وجہ سے فرائض، واجبات اور دوسروں کے حقوق کی ادائیگی ممکن نہ ہو تو یہ واجب بھی ہو سکتا ہے۔علماء نے لکھا ہے کہ اس کی نوعیت سبب اور ذریعہ کی ہیں۔اور اسباب وذرائع کو اختیار کرنا حالات کے لحاظ سے جائز ہے۔مستحب اور واجب بھی ہو سکتا ہے۔

مسند احمد کی روایت میں یوں ہے۔"ان الله حیث خلق الداء خلق الدوا فتداووا"۔

ترجمہ: جس طرح اللہ تعالیٰ نے بیماری پیدا کی ہے اس طرح دوا بھی پیدا کی ہے۔پس تم علاج کرو۔صحیح بخاری کی روایت میں:

"ما انزل الله داء الا انزل له شفاء".

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری ہے اس کے لئے شفاء بھی اُتاری ہے۔

سنن ابوداؤد میں یوں ہے۔ **"ان الله جعل لكل داءٍ دواء فتداووا ولا تداووا بحرام".**

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہر مرض کے لئے علاج رکھا ہے۔ اس لئے تم علاج کرو لیکن حرام چیز سے علاج نہ کرو۔

طب (میڈیکل) میں تحقیق اور تجربات کی گنجائش:

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے بندو علاج کراؤ۔ اس لئے کہ اللہ عزوجل نے موت اور بڑھاپے کے سوا جو بیماری اُتاری ہے۔ اس کے لئے شفا بھی رکھی ہے۔ (مسند احمد)۔

موجودہ دور میں انسان نے شعبہ طب میں بہت ترقی کرڈالی، بہت سے بیماریوں کا علاج معلوم کرلیا ہے۔ تحقیق اور تجربات سے اس کی معلومات میں مزید اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایسی بیماریاں موجود ہیں۔

جن کا علاج ابھی تک اس کے دسترس سے باہر ہے۔ ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس میدان میں تحقیق کی بڑی گنجائش ہے۔

بلاشبہ وہ قانون فطرت کو توڑ کر بڑھاپے اور موت کو روک نہیں سکتا۔

لیکن اگر وہ ہمت نہ ہارے اور اپنی تحقیق جاری رکھے تو ان مرض پر بھی قابو پاسکتا ہے جن پر آج اُسے قابو نہیں۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) علم الادیان، (۲) علم الابدان (یعنی میڈیکل تعلیم)۔

عمل جراحی (Surgical) اسلام میں:

(۱) امام بخاریؒ نے اپنی کتاب بخاری شریف کتاب الطب میں باب قائم کیا ہے۔ کہ حضور پاکؐ کا خون روکنے کے لئے چٹائی جلانا:

اس حدیث کا خلاصہ یوں ہے۔ کہ ایک جنگ (اُحد) میں حضور پاکؐ کا چہرہ مبارک زخمی ہوگیا تھا۔ تو حضرت علیؓ نے ڈھال میں پانی لایا۔ اور حضرت فاطمہ زخم کو دھولیتی۔ تو جب اس سے خون بند نہ ہوا۔ تو چٹائی کو جلایا گیا۔ اور حضور پاکؐ چہرے مبارک پر ایک قسم کی پٹی باندھی۔

(۲) ذکوان ایک انصاری صحابی ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضور پاکؐ ایک مریض کی جیسے زخم تھا۔ عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور نے ان لوگوں سے فرمایا۔ کہ فلاں قبیلہ کے طبیب کو بلاؤ۔ وہ آگیا۔ اُس نے آپ سے سوال کیا۔ کہ دوا سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ! اللہ نے زمین میں کوئی مرض نہیں اُتارا۔ مگر اس کے لئے شفا بھی رکھی۔ (مسند احمد)۔

ڈاکٹر کا ظالمانہ فیس یا اجرت لینا:

ڈاکٹر یا طبیب کے لئے اجرت یا فیس لینا جائز ہے مگر صرف فیس لیکر بیمار کو اچھے طریقہ سے چیک نہ کرنا انتہائی ظلم ہے۔ بلکہ بسا اوقات

پیسہ حرام بھی ہو جاتا ہے۔ یا یہ کہ بیمار سے فیس یا اجرت زیادہ لے لینا بالخصوص غریب، نادار لوگوں سے تو اس سے بھی منع کیا ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ ابوطیب نامی ایک غلام نے آپؐ کو پچھنا لگایا۔ آپؐ نے دو صاع غلہ سے دینے کے لئے کہا۔ اور اس کے مالکوں سے بھی گفتگو کی اُس سے جو معاوضہ لیتے ہیں۔ اس میں تخفیف کر دیں۔ (بخاری شریف)۔

فیملی ڈاکٹر رکوانا (یا فیملی ڈاکٹر کا جواز):

ترمذی اور ابن ماجہ وغیرہ کے روایت میں ہے: کہ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے تین غلام تھے۔ جو پچھنا لگانے کے فن سے ماہر تھے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان میں سے دو کو اپنے گھر والوں کے لئے غلہ انتظام کرنے پر تھا اور ایک کے ذمہ ان کو اور ان کے گھر والوں کو (بوقت ضرورت) پچھنا لگانے کا کام تھا۔ (ترمذی)۔

اس سے فیملی ڈاکٹر کا جواز نکلتا ہے۔ اگر حالات اجازت دیں تو گھر کے علاج کے لئے متعین حکیم یا ڈاکٹر رکھنا یا اس کے خدمات حاصل کرنا غلط نہیں ہیں۔

کیا مرد عورت کا اور عورت مرد کا علاج کر سکتی ہے؟

اس سلسلے میں امام بخاری نے ذیل باب قائم رکھا ہے۔ " هل يداوى الرجل المرأة او المرأة الرجل ".

ترجمہ: کیا مرد عورت کا اور عورت مرد کی علاج کر سکتی ہے ؟

امام بخاری نے پھر یہ حدیث لایا ہے۔"عن ربيع بنت معوذ بن عفراء كنا نعزوا مع رسول صلى الله عليه وسلم القوم ونخد هم و نردا القتلىٰ والجر حىٰ الى المدينة".

ترجمہ: حضرت ربیع بنت معوذ بن مغراء فرماتے ہیں کہ ہم حضورﷺ کے ساتھ غزوہ میں نکلتے تھے اور عورتیں بھی ہمارے ساتھ ہوتی تھی تو ہماری عورتیں زخمیوں پر پٹھیاں باندھتی تھیں۔

ایک ڈاکٹر سے صحت مند پاکر دوسرے ڈاکٹر کے پاس جانا:

وقت ضرورت ایک سے زائد ڈاکٹروں اور حکیموں کی طرف بھی رجوع کیا جا سکتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ جب عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ کسی طبیب کو بلاؤ۔ تاکہ میرے زخم کو دیکھے چنانچہ عرب کے ایک طبیب کو لوگوں نے بُلوایا اس نے نبیذ پلائی لیکن نبیذ خون کا رنگ لئے ہوئے زخم سے نکل گئی پھر میں نے انصار کے قبیلہ بنو معاویہ کے ایک حکیم کو بلایا اور اس نے دودھ پلایا تو دودھ سفید چمکتا ہوا نکل آیا۔ (مسند احمد)۔

گرم بخار والے مریض پر ٹھنڈا پانی ڈالنا چاہیئے:

بخاری شریف کے احادیث میں تین طرح کے الفاظ ہیں۔

۱۔ابن عمر کے روایت میں ہے۔"الحمیٰ من فیح جھنم فأطفئو ھا باالماء".

۲۔حضرت عائشہؓ کی روایت میں ہے کہ "الحمیٰ من فیح جھنم فابر دوھا باالماء".

۳۔رافع بن حدیج کے روایت میں ہے۔"الحمیٰ من فوح جھنم فابر دوھا باالماء".(بخاری شریف کتاب الطب).

بالا تینوں حدیثوں کا مطلب ایک ہی ہے۔کہ گرم بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرنا چاہیے۔

باذن اللہ کے بغیر دوائی سے علاج ممکن نہیں؟۔

وعن ابن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل داءٍ دواء فاذا اصیب الدوا الداء برأ باذن اللہ . (رواہ مسلم).

ترجمہ:۔حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہر مریض کے لئے دوا ہے۔اور جب دوائی مرض کو پہنچ جائے۔اللہ کے حکم سے اچھا ہو جاتا ہے۔

حدیث میں باذن اللہ کا قید لگا کر اس وھم کو دفع کیا ہے۔کہ مرض کے لئے دوائی مستقل نہیں ہے۔جب بھی مرض کے ساتھ دوائی وصل ہو جاتا ہے۔پھر بھی اللہ کے حکم سے شفا ہوتی ہے۔

"انما قید بہ لئلا یتو ھم ان الدوا مستقل فی الشفاء". (مرقاۃ) . بحوالہ شرح مشکوۃ.

شعبہ طب میں ڈاکٹر کیلئے مہارت ہونا ضروری ہے۔

یا علاج کے لئے ماہر ڈاکٹر یا حکیم کا ماہر ہونا ضروری ہے۔

اس پہلو پر بھی فقہاء نے بحث کی ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک کے ایک روایت میں ہے۔ایک اعرابی آیا عرض کیا۔اے اللہ کے رسول کیا ہم علاج کریں؟۔

آپؐ نے فرمایا۔ہاں علاج کرو۔اس لئے کہ اللہ نے کوئی بیماری نہیں اُتاری۔مگر یہ کہ اس کی شفا بھی اُتاری ہے۔

جو اُسے جانتا ہے، جانتا ہے،اور جو نہیں جانتا نہیں جانتا۔(مسند احمد)۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضورؐ سے روایت کرتے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اُتاری مگر یہ اُس کی شفا بھی اُتاری ہے۔

جاننے والا اسے جانتا ہے۔اور نہ جاننے والا نہیں جانتا۔(مسند احمد)۔

بالا روایات بتاتی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کا علاج رکھا ہے۔لیکن اسے جاننے والے ہی جانتے ہیں۔اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے۔کہ مرض کا علاج واقف کار سے ہونا چاہیئے۔کسی ناواقف کی طرف رجوع کرنا صحیح نہیں بعض دوسرے حدیثوں میں بھی صراحت کے ساتھ ثبوت ملتا ہے۔

حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ رسولؐ کے زمانے میں ایک آدمی زخمی ہو گیا۔تو خون جم گیا۔اُس شخص نے بنی انماء کے دو شخصوں

کو بلایا۔ان دونوں نے ان کا معائنہ کیا۔دونوں کا خیال ہے۔کہ رسول اللہؐ نے دونوں سے پوچھا۔کہ تم میں سے کون طب میں زیادہ ماہر ہے۔ان دونوں نے پوچھا۔کہ طب میں کوئی بھلائی ہے؟تو زید کا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا۔کہ جس نے بیماری اُتادی ہے۔اُس نے دوا بھی اُتادی ہے۔اس سے ثابت ہے کہ معالج کے لئے ضروری ہے کہ فن طب میں مطلوبہ مہارت حاصل کرے۔

نااہل ڈاکٹر کے علاج سے نقصان کے صورت میں ضمان پر فقہی بحث (ایک جائزہ):

طب ایک مظلوم پیشہ رہا ہے۔اس کا کوئی معیار نہیں تھا۔سنی سنائی معلومات ناقص اور ادھورے تجربات کی بنیاد پر لوگ طبابت اور حکمت کرتے رہے ہیں۔اب بھی اس سطح پر یہ پیشہ مختلف شکلوں میں جاری ہے۔اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔کہ اس طرح نیم حکیموں اور ناتجربہ کار معالجوں کی وجہ سے کتنی قیمتی جانیں ضائع ہوئیں۔اسلام سے پہلے ان خود ساختہ اطباء کے خلاف شاید ہی کوئی قانونی قدم اٹھایا گیا ہو۔شخص طبیب نہیں ہے اس کے علاج سے اگر کسی کو نقصان پہنچے۔تو اسلام کے نزدیک اسے اس کا تاوان آدا کرنا پڑے گا۔یہ اتنا سخت قانون ہے کہ اس کے بعد کبھی کوئی نا آہل شخص طب کی دکان کھول کر انسان کے زندگی سے نہیں کھیل سکتا۔جو شخص علمی اور عملی طور پر طب سے واقف نہیں ہے۔اس کے علاج سے مریض ختم ہو جائے۔تو اسے دیت ادا کرنی پڑے گی۔البتہ اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا اس لئے کہ مریض کی اجازت کے بغیر وہ علاج نہیں کر سکتا تھا۔(معالم السنن).

(۱) مریض کے لئے روزہ نہ رکھنے کی رحصت:

بیماری کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہ ہو۔یا مرض بڑھنے کا شدید خطرہ ہو۔تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔بعد رمضان اس کی قضا لازم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"ان کنتم مرضیٰ او علیٰ سفرٍ فعدۃ من ایام اخر".

ترجمہ: اگر تم مریض ہو، یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے شمار کریں۔

(۱) مریض کو روزہ توڑنے کی رحصت ماہر ڈاکٹر کی اجازت سے:

کسی مریض کا مرض اور بیماری اتنا غلبہ ہو جائے۔کہ کسی مسلمان دیندار ماہر طبیب یا ڈاکٹر کے نزدیک جان کا حطرہ لاحق ہو۔تو روزہ توڑ دینا جائز بلکہ واجب ہے۔اور پھر اس کی قضاء لازم ہوگی۔(جواہر الفقہ جلد اول حضرت مفتی محمد شفیعؒ)۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔" وما جعل علیکم فی الدین من حرج ".

(۲) ڈاکٹر کے لئے مریض کا مستور جگہ کو دیکھنا اور علاج کرانا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔"یاایھا الذین امنو لاتکونوا کاالذین اٰذو موسیٰ فبر أہ' اللہ مما قالو و کان عند اللہ وجیھا".

ترجمہ: اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہونا جنہوں نے (تہمت لگا کر) موسیٰ کو ایذاء دی۔سو ان کو خدا تعالیٰ نے بری ثابت کرایا۔

اس آیت کی تفسیر امام بخاری نے کتاب التفسیر اور کتاب الانبیاء میں حضرت ابوھریرۃ سے روایت فرمایا ہے۔کہ قوم بنی اسرائیل کہنے لگے

کہ موسیٰؑ جو کسی کے سامنے ننگے ہو کر نہیں نہاتے۔اس کا سبب یہ ہے کہ ان کے بدن میں کوئی عیب ہے۔ یا تو برص ہے یا خصیتین بہت بڑھے ہوئے ہیں۔موسیٰ نے پتھر پر کپڑے رکھ کر نہاتے تھے۔تو یہ پتھر بحکم خداوندی حرکت میں آگیا۔اور اسی طرح ایک مجمع نے موسیٰ کے مستور جگہ دیکھ لیا۔تو صحیح سالم پایا۔تفسیر معارف القرآن لکھتے ہیں۔کہ موسیٰؑ اضطراراً لوگوں کے سامنے ننگے آگئے۔لہٰذا اضطراری حالت میں ایک انسان کی مستور جگہ (شرمگاہ) دیکھے جاسکتے ہیں۔

ہدایہ میں ہے۔"**ویجوز للطبیب ان ینظر الی موضع المرض للضرورة**".

ترجمہ: اور جائز ہے۔ڈاکٹر کے لئے کہ وہ مریض کے مرض کی جگہ دیکھے اگر چہ وہ ستر کی جگہ ہو۔اس لئے کہ اس میں ضرورت پائی جاتی ہے۔

(۳) حرام اور ناپاک اشیاء سے علاج کرنا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "**حرمت علیکم المیقة والدم ولحم الخنزیر وما اهل لغیر الله ممن اضطر غیر باع ولا عاد فلا اثم علیه**".

دوسری جگہ فرماتے ہیں: "**وقد فصل لکم ماحرم علیکم الاماضطررتم الیه**".

ترجمہ: جب بھوک زیادہ ہو اور کوئی چیز کھانے کو نہ ملتا ہو۔تو آیت کے رو سے بالا مردار چیزوں کا کھانا جائز ہے۔اسی طرح بیمار کے لئے بھی مردار کھانا اور خون شراب پینا جائز ہے۔اس شرط کے ساتھ کوئی مسلمان طبیب اسے اس کی اطلاع دے دیں۔کہ اس میں شفا ہے اور کوئی دوسری ایسی مباح چیز نہ پائے جس میں شفا ہو۔یا قائم مقام ہو۔(**فتاویٰ عالمگیری**).

اسی طرح ضرورت کے تحت بیمار کے لئے دوائی کے طور پر خون اور پیشاب (جو کہ نجس) ہے پینا جائز ہے۔اسی طرح بطور دوائی مردار کھانا بھی جائز ہے۔(**کذافی فتویٰ هندیه**).

فقہ کا اصول ہے۔"**الضرورت تسبیح المحظورات**".

ترجمہ: یعنی ضرورت ممنوعات کو مباح کر دیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:"**یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر**".

......☆☆☆☆☆......